



سوال

السلام علیکم میں اسلام کی طرف مائل ہوں، میں نے 1994 کے اوئل میں ہی قرآن اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ شروع کیا تو اسلام میں عظیم قسم کی روحانیت اور دلی سکون پایا۔ عنقریب میں اسلامی درس بھی لینا شروع کر دوں گی کیونکہ میں نے اسلام قبول کرنے کی پلاننگ کر رکھی ہے، میں سورۃ یس کی ایک آیت کے معنی میں متاثر نہیں آیا وہ صحیح ہے یا نہیں امید ہے کہ آپ تعاون فرمائیں گے وہ آیۃ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے والقمر قد رآہ منازل (یس 39)۔ آپ کے اس تعاون پر میں آپ کی ممنون رہوں گی اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو ہدایت نصیب فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ کے اس تعاون میں برکت فرمائے جو آپ پوری دنیا کے کونے کونے پر لوگوں کے جوابات دے کر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جواب

الحمد للہ

اول:

میں سائلہ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ وہ دین اسلام کے صحیح ہونے کا اطمینان کر چکی ہے، اور یہی دین اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو نفس کی ضروریات پوری کرتا اور اس کے اطمینان اور سعادت کا باعث ہے، اور آپ کے سوال سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اسلامی مطالعہ سے کافی متاثر ہوئی ہیں بلکہ اگر آپ ہمیں یہ نہ بتاتی کہ آپ ہندو مذہب رکھتی ہیں تو ہم آپ کو مسلمان ہی تصور کرتے اس لیے کہ آپ نے سوال میں اسلوب ہی ایسا اختیار کیا ہے۔

میں آپ کو سب سے اہم نصیحت یہ کرتا ہوں کہ آپ جتنی جلدی ہو سکے اسلام قبول کر لیں اور دیر نہ کریں اور پھر جس شخص کے لیے یہ سب حقائق واضح ہو چکے ہوں تو وہ اسلام قبول کرنے میں دیر کیوں کرے؟

یہاں پر ایک اور چیز پر تنبیہ کرنا بہتر لگتا ہے کہ کچھ لوگ اسلام قبول کرنے میں تاخیر کرتے ہیں تاکہ قبول اسلام سے قبل وہ کچھ احکام کا علم حاصل کر لیں مثلاً نماز کی کیفیت وغیرہ اس لیے کہ ان کا گمان یہ ہوتا ہے کہ تعلیم اسلام سے قبل اسلام قبول کرنا صحیح نہیں تو ان کا یہ گمان درست نہیں۔

بلکہ جب انسان پر حق واضح ہو جائے تو اس پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس حق کی اتباع اور پیروی کرتے ہوئے فوری طور پر اسلام قبول کر لے، پھر کتاب سنت کی تعلیم حاصل کرے اور علم و عمل کی سیریحی حسب استطاعت و قدرت اور بتدریج چڑھے اس لیے کہ انسان کو اس کا علم نہیں کہ کب اس کی موت اس سے وفا کر جائے، اس لیے اگر انسان اللہ تعالیٰ کو اسلام قبول کیے بغیر ملا تو وہ ہلاکت زدہ لوگوں میں سے ہوگا۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ انسان کو اجر و ثواب اور نیکی اس وقت تک حاصل ہی نہیں ہوتی جب تک وہ اسلام قبول نہیں کرتا جب اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی جائے گی تو اس کی بہت ساری نیکیاں اور حسنات بھی اس سے فوت ہو جائیں گی، اور عمر کے گزرے ہوئے وقت اور حصے کا واپس آنا ناممکن ہے۔

تو اب ہم آپ کے سوال کی طرف آتے ہیں۔ اے عقل مند اور اللہ کے حکم سے حق کی موافقت کرنے والی سائلہ۔ سورۃ یس کی آیت نمبر 39 کے معنی کے متعلق اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کر رکھی ہیں یعنی ہم نے اس کا ایک اور چلنا بھی مقرر کیا ہے، جس طرح سورج سے دن رات کا علم ہوتا ہے اسی طرح چاند سے مہینوں کا علم ہوتا ہے۔



جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

وہ اللہ ہی ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو نورانی بنایا اور ان کی منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تمہیں سالوں کی تعداد اور حساب معلوم ہو سکے

تو اللہ تعالیٰ نے سورج کو ایک خاص اور چاند کو اس کے لیے خصوصی روشنی عنایت فرمائی اور ان دونوں کے مدار اور چلنے میں فرق رکھا تو سورج روزانہ ایک ہی روشنی میں صبح طلوع ہو کر دن کے آخر میں غروب ہو جاتا ہے، لیکن موسم گرما اور سرما میں اس کے طلوع و غروب ہونے کی جگہیں مختلف ہوتی ہیں جس کے سبب سے دن لمبے اور راتیں چھوٹی اور پھر راتیں لمبی اور دن چھوٹے ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے دن کے وقت سورج کی بادشاہی رکھی ہے اور وہ دن کا ستارہ ہے، اور چاند کی منزلیں مقرر کی ہیں وہ قمری مہینہ کی پہلی رات طلوع ہوتا ہے تو بہت ہی باریک اور مدہم روشنی والا پھر دوسری رات اس کی روشنی زیادہ تھوڑا اونچا بھی ہوتا ہے، تو جیسے جیسے اونچا ہوتا جاتا ہے اس کی روشنی بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے چاہے اس کی روشنی سورج سے ہی حاصل ہوتی ہے حتیٰ کہ قمری مہینہ کی 14 چودویں رات اس کی روشنی مکمل ہوتی ہے۔

پھر اس کے بعد مہینہ کے آخر تک اس میں کسی واقع ہونا شروع ہوتی ہے حتیٰ کہ یہ ایک سوکھی ہوئی پرانی ٹہنی کی مانند ہو جاتا ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کھجور کی اصل ٹہنی ہے۔

امام مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ العرجون القديم کا معنی سوکھی ہوئی ٹہنی ہے تو ابن عباس رضی اللہ نے کھجور کی تازہ ٹہنی جب پرانی اور خشک ہو کر ٹیڑھی ہو جائے مراد لی ہے۔ مراجع تفسیر ابن کثیر۔

مہینہ کے آخر میں چاند کی سوکھی ہوئی پرانی ٹہنی سے یہ تشبیہ بلاغت کی چوٹی اور تعمیر کے جمال کی حسین امتزاج ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔